S_1997_3_227_231

عدالت عظمی رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3ایس سی آر

یونین آف انڈیا

بنام-

بیجان گھوش اور دیگران

4اگست 1997

سجاتا-وی-منوہر اور جی-بی-پٹنائک، جسٹسز

سجاوٹ:

بھارت رتن کے ساتھ سجاوٹ-نوٹیفکیشن نمبر 1-pres./55 صدر جمہوریہ کے سکریٹری کے افسر کی طرف سے جاری کردہ-راشٹرپتی بھون سے جاری کردہ پریس اعلامیہ اور نیتا جی سبھاش چندر بوس کو بعد از مرگ بھارت رتن کا ایوارڈ عطا کرنا-عدالت عالیہ میں دائر تحریری عرضی جس میں نیتا جی کو دیے جانے والے بھارت رتن کو واپس لینے، منسوخ کرنے اور منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی ہے-نیتا جی کے عوام اور کنبہ کے افراد کی طرف سے اظہار کیے گئے جذبات کے پیش نظر، حکومت نے اس معاملے میں مزید پیش رفت نہیں کی، بھارت رتن کا ایوارڈ دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس شخص کا نام گزٹ آف انڈیا میں شائع کیا جائے اور اسے برقرار رکھے گئے رجسٹر میں بھی درج کیا جائے۔اس مقصد کے لیے-چونکہ حقیقت میں ایوارڈ نہیں دیا گیا ہے، اس لیے ایوارڈ کی منسوخی یا منسوخی کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے-چونکہ پریس اعلامیے کے مطابق مزید کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے اور معاملہ بند سمجھا جاتا ہے، اس لیے پریس اعلامیے کو منسوخ سمجھا جانا چاہیے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1994 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 628۔

1993 کے سی او نمبر 6720 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 6.12.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل الطاف احمد، بی پارتھا سارتھی، ہیمنت شرما اور پی پرمیشورن۔

جواب دہندہ کے لیے ذاتی طور پر۔

ایف-ایس-نریمن، ایم-این-کرشنمانی، رودر بھٹاچارجی، سبھاش شرما محترمہ سرلا چندر کے لیے جواب دہندہ کے لیے

جواب دہندہ کے لیے ذاتی طور پر وی-پی-سینی

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

جو کارروائی ہمارے سامنے ہے وہ ایک پریس اعلامیے سے پیدا ہوئی ہے جو راشٹر پتی بھون، نئی دہلی سے جاری کیا گیا تھا اور 23 جنوری 1992 کو شائع ہوا تھا۔ اس کا اثر درج ذیل ہے:

"صدر جمہوریہ کو شری سبھاش چندر بوس کو بعد از مرگ بھارت رتن کا اعزاز عطا کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔

اس پریس اعلامیے کو پڑھ کر بہت سے لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے۔ درخواست گزار نے کلکتہ عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ انٹر عالیہ 'بھارت رتن' کو واپس بلائے، منسوخ کرے اور واپس اٹھائے کرے۔ نیتا جی سبھاش چندر بوس کو 22 جنوری 1992 کے پریس اعلامیے کے ذریعے بعد از مرگ اعزاز سے نوازا جائے گا اور کسی بھی شخص یا افراد، ادارے یا اداروں کو کوئی دستاویز یا نشان یا علامت جس میں متنازعہ 'بھارت رتن' ہو یا قبولیت یا تحفظ یا نمائش کے لیے یا کسی دوسرے مقصد کے لیے اس کا حوالہ دینے والی کوئی بات چیت حوالے کرنے سے منع کرتا ہے۔ درخواست گزار نے اس ہدایت کے لیے بھی درخواست کی کہ جواب دہندگان 1 اور 18 اگست 1945 سے لے کر آج تک نیتا جی سبھاش چندر بوس کے ٹھکانے کی مکمل تفصیلات کا اعلان کریں جو ان کے پاس موجود ریکارڈ اور معلومات کی بنیاد پر نیتا جی انکوائری کمیٹی 1956 اور نیتا جی انکوائری کمیشن 1970 کی رپورٹوں اور نتائج کی توہین کرتے ہیں، اور ایسے ٹھکانے کی مناسب تحقیقات کا آغاز کریں تا کہ ان کا پتہ لگایا جا سکے، اگر وہ زندہ ہیں، اور انہیں مناسب عزت اور وقار کے ساتھ بھارت لایا جا سکے اور اگر ان کی موت پائی جاتی ہے، تو 18 اگست 1945 کے بعد سے ان کے قیام کی مکمل تفصیلات اور ان کے ذیلی سلسلے کی تفصیلات فراہم کی جائیں۔ موت اور اس کی لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا مقام اور طریقہ۔ مختلف راحتوں کی دعا کی جاتی ہے جن کا تعلق ان راحتوں سے ہے۔

درخواست گزار نے پریس اعلامیے میں 'بعد از مرگ' لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت بھارت نے 18 اگست 1945 کو تائیوان میں ایک ہوائی حادثے میں نیتا جی سبھاش چندر بوس کی موت کی مبینہ رپورٹ کو باضابطہ طور پر قبول نہیں کیا ہے۔ نیتا جی سبھاش چندر بوس کی موت کی کسی مخصوص رپورٹ کو حکومت بھارت کی طرف سے قبول کیے بغیر، اسے 'بعد از مرگ' کے بیان کے ساتھ کوئی لقب نہیں دیا جا سکتا اور نہ ہی اسے دیا جانا چاہیے۔ اس سلسلے میں نیتا جی انکوائری کمیٹی 1956 کے بارے میں تفصیلی بیانات دیے گئے ہیں جو اس وقت تشکیل دی گئی تھی اور اس کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ نیتا جی

انکوائری کمیشن 1970 بھی کمیشن آف انکوائری ایکٹ 1952 کے تحت تشکیل دی گئی تھی۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اس سلسلے میں مزید تفتیش کی جانی چاہیے اور اس طرح کی تحقیقات کی عدم موجودگی میں ایوارڈ بعد از مرگ نہیں دیا جانا چاہیے۔

درخواست گزار نے نیتا جی سبھاش چندر بوس کو بھارت رتن دینے پر ایک اور اعتراض بھی اٹھایا ہے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ کسی ایوارڈ یا خطاب کی اپنی حدود ہوتی ہیں۔ جب کوئی شخصیت کسی ایوارڈ یا خطاب سے اونچی اور بڑی ہوتی ہے، تو اس شخص کو اس طرح کا اعزاز دینا مضحکہ خیز ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کو دوسروں کے مساوی کے طور پر درجہ بندی کرنا "لاپرواہی" کا عمل بن جاتا ہے جنہیں پہلے ہی اس طرح کا خطاب دیا جا چکا ہے یا جسے مستقبل میں اس طرح کا خطاب دیا جا سکتا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ نیتا جی سبھاش چندر بوس کے اہل خانہ نے بھی اس اعلان پر حکومت بھارت کو اپنی ناخوشی سے آگاہ کیا اور اس طرح کے ایوارڈ کو قبول کرنے کے لیے اپنی آمادگی کا اظہار کیا۔

پریس مواصلات کے سلسلے میں عوام کے اراکین اور نیتا جی سبھاش چندر بوس کے اہل خانہ کے اظہار کردہ جذبات کے پیش نظر، حکومت بھارت نے اس معاملے میں مزید پیش رفت نہیں کی۔ ان کارروائیوں میں دائر کیے گئے اپنے حلف نامے میں انہوں نے کہا ہے کہ اس معاملے کو بند سمجھا گیا تھا۔ اصل درخواست کنندگان نے حکومت بھارت کے حلف نامے پر دیے گئے اس بیان پر غم و غصے کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ایوارڈ/ پریس مواصلات کو واپس لیا جانا چاہیے۔

ہم نے اصل درخواست کنندگان اور کچھ درخواست کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔ اس موقف کو واضح کرنے کے لیے، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، مسٹر التاف احمد نے ہماری توجہ 8 جنوری 1955 کے نوٹیفکیشن کی طرف مبذول کرائی ہے جو صدر کے سیکرٹری کے دفتر کی طرف سے جاری قابل ہے جس کا نمبر 1-pres./55 بھارت رتن، پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری کے اعزازات سے متعلق قوانین اور قواعد کا تعین کرنا۔ یہ، دیگر باتوں کے ساتھ، اس طرح بیان کرتا ہے:-

.1" یہ اعزاز صدر بھارت اپنے ہاتھ اور مہر کے نیچے ایک سناد کے ذریعے عطا کریں گے۔

....

.8 ان افراد کے نام، جن کو اعزاز عطا کیا جاتا ہے، گزٹ آف بھارت میں شائع کیے جائیں گے اور ایسے تمام وصول کنندگان کا ایک رجسٹر صدر کی ہدایت پر رکھا جائے گا۔

....

10.   صدر کسی بھی شخص کو دیے جانے والے اعزاز کو منسوخ اور کالعدم کر سکتا ہے اور اس کے بعد اس کا نام رجسٹر سے مٹا دیا جائے گا اور اسے سجاوٹ اور سناد حوالے کرنے کی ضرورت ہوگی۔لیکن صدر کے لیے یہ مجاز ہوگا کہ وہ سجاوٹ اور سناد کو بحال کرے اور منسوخی اور منسوخی کے احکامات کو واپس لے۔ ہر معاملے میں منسوخی یا بحالی کا نوٹس گزٹ آف بھارت میں شائع کیا جائے گا۔

بھارت رتن کا ایوارڈ دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس شخص کا نام گزٹ آف انڈیا میں شائع کیا جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے شخص کا نام صدر کی ہدایت کے تحت رکھے گئے ایسے وصول کنندگان کے رجسٹر میں درج کیا جائے۔شق 10 جو ایوارڈ کی منسوخی یا منسوخی سے متعلق ہے، اس طرح کے شخص کا نام رجسٹر سے مٹانے کی ضرورت ہے۔ ہر معاملے میں منسوخی کا نوٹس گزٹ آف انڈیا میں شائع کرنا بھی ضروری ہے۔ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ایوارڈ پہلے گزٹ آف انڈیا میں وصول کنندہ کا نام شائع کر کے اور اسے وصول کنندگان کے رجسٹر میں درج کر کے دیا جانا ہے۔موجودہ معاملے میں، صرف پریس مواصلات کے ذریعے اعلان کیا گیا تھا جو جاری کیا گیا تھا۔عوام اور نیتا جی سبھاش چندر بوس کے خاندان کے افراد کی طرف سے اظہار کیے گئے جذبات کا احترام کرتے ہوئے، حکومت ہند نے ایوارڈ دینے کے لیے آگے نہیں بڑھا اور اس لیے یہ نام گزٹ آف انڈیا میں شائع نہیں ہوا، نہ ہی اسے وصول کنندگان کے رجسٹر میں درج کیا گیا، اور نہ ہی صدر کی طرف سے ان کے ہاتھ اور مہر کے نیچے سناد کی طرف سے کوئی اعزاز دیا گیا۔یہی وجہ ہے کہ یونین آف بھارت کی جانب سے دائر حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ معاملہ اس معنی میں بند کر دیا گیا تھا کہ نیتا جی سبھاش چندر بوس کو بھارت رتن دینے کے لیے مزید کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ چونکہ حقیقت میں ایوارڈ نہیں دیا گیا ہے، اس لیے شق 10 کے تحت ایوارڈ کی منسوخی یا منسوخی کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ بھارت رتن کے ایوارڈ سے متعلق قوانین اور قواعد کو دیکھتے ہوئے، یونین آف بھارت کی طرف سے بیان کردہ موقف درست معلوم ہوتا ہے۔احساسات کے احترام میں اتنے واضح طور پر۔ان کارروائیوں میں اظہار کیا گیا اور جن میں کوئی شک نہیں تھا، یونین آف بھارت کو آگاہ کیا گیا، حقیقت میں، ایوارڈ نہیں دیا گیا تھا اور تجویز کو خارج کر دیا گیا تھا۔لہذا ہمیں اس سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا لفظ 'بعد از مرگ' کو پریس اعلامیے میں جائز طور پر استعمال کیا گیا ہے یا اس وسیع تر سوال میں کہ کیا اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کافی مواد دستیاب ہے کہ نیتا جی سبھاش چندر بوس کی موت 18 اگست 1945 کے ہوائی حادثے میں ہوئی تھی یا اس کے بعد کسی بھی وقت۔ یہ ایک وسیع تر مسئلہ ہے جس پر بلاشبہ ماضی کی طرح مستقبل میں بھی مختلف نظریات ہوں گے۔ان کارروائیوں میں اصل تنازعہ پریس اعلامیے سے متعلق ہے۔چونکہ

پریس اعلامیے کے مطابق مزید کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے اور اس معاملے کو بند سمجھا جاتا ہے، ہم اعلان کرتے ہیں کہ پریس اعلامیے کو منسوخ سمجھا جانا چاہیے۔ اس اعلامیے کے ساتھ مزید کچھ باقی نہیں رہتا اور کلکتہ عدالت عالیہ سے منتقل کی گئی یا اس عدالت میں دائر کی گئی مختلف درخواستیں نمٹ گئیں۔

آر۔پی۔

پٹیشن اور ٹی سی کو نمٹا دیا گیا۔